خاتم النبیین سوشل میڈیا فورس

مرزا غلام قادیانی کے

حضرت مریم علیہا السلام کی توہین

محمد سلیمان الماثور

حضرت مریم علیہا السلام، اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی اور رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ہیں۔ قرآن حکیم میں حضرت مریم کا بنت عمران (التحریم:12) اور "اخت هارون" کے نام سے بھی ذکر کیا گیا ہے۔ ان کی ولادت اور ابتدائی حالات کا ذکر سورۂ آل عمران میں آیا ہے اور بعد کے حالات، بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا مفصل ذکر، سورۂ مریم میں آیا ہے، جو حضرت مریم ہی کے نام سے منسوب ہے۔

عمران کی اولاد نہ تھی۔ ان کی بیوی حنہ بنت فاقوذ، جو بعد میں حضرت مریم علیہ السلام کی والدہ بنیں، بانجھ تھیں۔ ایک روز حنہ نے ایک پرندے کو دیکھا، جو اپنے بچے کی چونچ بھر رہا تھا۔ دل پر چوٹ لگی اور بچے کی آرزو سے بیتاب ہو گئیں۔ بے ساختہ بارگاہ ایزدی میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی اور تھوڑے ہی عرصے بعد وہ امید سے ہو گئیں۔ اس حالتِ امید میں انھوں نے یہ نذر مانی کہ وہ ہونے والے بچے کو بیت المقدس کی خدمت کے لیے وقف کر دیں گی، چنانچہ قرآن عزیز میں ہے:

(ترجمہ) "اللہ اس وقت سن رہا تھا جب عمران کی بیوی کہہ رہی تھیں کہ میرے رب کریم! میں اس بچے کو، جو میرے پیٹ میں ہے، تیری نذر کرتی ہوں، وہ تیرے ہی کام کے لیے وقف ہوگا، میری اس پیشکش کو قبول فرما، تو سننے اور جاننے والا ہے۔ پھر جب وہ بچی اس کے ہاں پیدا ہوئی تو اس نے کہا: رب کریم! میرے ہاں تو لڑکی پیدا ہو گئی ہے حالانکہ جو کچھ اس نے جنا تھا، اللہ کو اس کی خبر تھی اور...... لڑکا لڑکی کی طرح نہیں ہوتا، میں نے اس کا نام مریم رکھ دیا ہے اور میں اسے اور اس کی آئندہ نسل کو شیطان مردود کے فتنے سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔" (آل عمران: 35 تا 36)

علامہ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ ام مریم نے بچی کے پیدا ہونے پر تاسف کا اظہار اس

لیے کیا کہ اس زمانے میں یہود بیت المقدس کی خدمت کے لیے اپنی نرینہ اولاد ہی وقف کیا کرتے تھے۔ حنہ نے بچی کا نام مریم رکھ دیا۔ سریانی میں اس کے معنی خادم کے ہیں۔ البیضاوی، الخازن اور النسفی نے اس کے معنی عابدہ اور خادمہ کے تحریر کیے ہیں۔ حنہ نے اپنی نذر کی نیت کو نہ بدلا، البتہ مریم چونکہ سدانت اور کاہنوں کے سے فرائض انجام نہ دے سکتی تھی، اس لیے اسے زہد وعبادت کے لیے وقف کر دیا اور اس بچی کے لیے اور اس کی آئندہ اولاد کے لیے بارگاہ ایزدی میں یہ دعا کی کہ رب کریم انھیں شیطان مردود کے فتنے سے محفوظ رکھے۔ یہ دعا سب سے بڑا ہدیہ اور تحفہ ہے، جو کوئی ماں اپنی جگر گوشہ کے لیے پیش کر سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ام مریم کے دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی اس دعا کو بھی شرف قبول بخشا۔ حضرت ابوہریرہؓ نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے۔ "مامن مولود یولد الا مسه الشیطان حین یولد فیستھل صارخا من مسه ایاه الا مریم و ابنها" یعنی ہر بچے کی پیدائش پر شیطان بچے کو مس کرتا ہے تو اس کے مس سے بچہ چیخ اٹھتا ہے، مگر مریم اور ابن مریم اس کے مس سے محفوظ رہے ہیں۔

قرآن عزیز نے حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کی اس دعا کو قبول ہونے اور ان کے بہترین ہاتھوں میں تربیت پانے کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے: "چنانچہ اس کے رب کریم نے اس لڑکی کو پسندیدگی کے ساتھ قبول فرما لیا اور اسے بڑی اچھی صفات سے آراستہ کر کے پروان چڑھایا اور حضرت زکریا علیہ السلام کو اس کا متکفل بنا دیا۔" (آل عمران: 37)

جب حضرت مریم علیہا السلام سن رشد کو پہنچ گئیں اور بیت المقدس کی عبادت گاہ (ہیکل) میں ایک حجرے میں جسے یہود کے ہاں محراب کہا جاتا ہے، شب و روز عبادت میں مشغول رہنے لگیں اور جب کبھی حضرت زکریا علیہ السلام خبر گیری کے لیے ان کے پاس جاتے تو ان کے ہاں اللہ کی نعمتیں پاتے: "یعنی زکریا علیہ السلام جب کبھی ان کے پاس محراب میں جاتے تو ان کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے پینے کا سامان پاتے، پوچھتے، مریم! یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟ وہ جواب دیتیں: اللہ کے پاس سے آیا ہے، اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔" (آل عمران: 37)

قرآن عزیز نے حضرت مریم علیہا السلام کو عفیفہ، پاکباز اور اپنے زمانے کی سیدۃ نساء العالمین بیان کیا ہے۔ ان کے زہد و عبادت کا ذکر کرتے ہوئے ان کے علو مرتبت کے

بارے میں یہ بتایا ہے کہ فرشتے ان کے پاس آتے تھے: "اور (اس وقت کو یاد کرو) جب فرشتوں نے مریم علیہا السلام سے آ کر کہا: اے مریم! اللہ نے تجھے برگزیدہ کیا اور پاکیزگی عطا کی اور تمام دنیا کی عورتوں پر تجھ کو ترجیح دے کر اپنی خدمت کے لیے چن لیا۔ اے مریم علیہا السلام! اپنے رب کی تابع فرمانی کرنا، اس کے آگے سجدہ کرنا اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرنا۔" (آل عمران: 42 تا 43) ابن کثیر نے غیر معمولی اہمیت اور عظمت و فضیلت رکھنے والی خواتین کے بارے میں متعدد احادیث نقل کی ہیں، چنانچہ عورتوں میں سے حضرت مریم علیہا السلام، حضرت خدیجہؓ بنت خویلد، حضرت فاطمہؓ بنت محمد ﷺ اور آسیہؓ امراۃ فرعون کو افضل قرار دیا گیا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی عظمت کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

قرآن مجید ان لمحات کا بھی ذکر کرتا ہے جب کنواری مریم کو فرشتوں نے بیٹے کی خوشخبری سنائی تو وہ حیرت و استعجاب کا پیکر بن کر رہ گئیں: "جب فرشتوں نے کہا اے مریم! اللہ تجھے اپنی طرف سے ایک کلمہ کی خوشخبری دیتا ہے۔ اس کا نام مسیح ابن مریم ہوگا۔ وہ دنیا اور آخرت میں معزز اور اللہ کے مقرب بندوں میں سے ہوگا، لوگوں سے گہوارے میں بھی کلام کرے گا اور بڑی عمر کو پہنچ کر بھی اور نیکو کاروں میں ہوگا۔ یہ سن کر مریم بولی: پروردگارا! میرے ہاں بچہ کیونکر ہوگا، مجھے تو کسی انسان نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ فرمایا: ایسا ہی ہوگا۔ اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جب وہ کسی کام کے کرنے کا فیصلہ فرماتا ہے تو بس کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔" (آل عمران: 45 تا 47)

حضرت مسیح علیہ السلام کی معجزانہ ولادت کا ذکر مفصل طور پر سورۂ مریم میں ہوا ہے اور قرآن حکیم نے اتنی صراحت کے ساتھ معجزانہ ولادت کا ذکر کیا ہے کہ کسی قسم کا کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہتا۔ یہود و نصاریٰ نے چونکہ ولادت مسیح علیہ السلام سے متعلق بہت سے بے سروپا قصے مشہور کر رکھے تھے اس بنا پر سورۂ مریم میں ولادت مسیح علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) "اور اے نبی تم اس کتاب میں مریم علیہا السلام کا حال بیان کرو، جبکہ وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر مشرقی جانب گوشہ نشین ہو گئی تھی اور پردہ ڈال کر ان سے چھپ کر بیٹھی تھی، اس حالت میں، ہم نے اس کے پاس اپنے خاص فرشتے کو بھیجا اور وہ اس کے سامنے ایک پورے انسان کی شکل میں نمودار ہو گیا۔ مریم علیہا السلام یکایک بول اٹھی کہ اگر تو کوئی خدا ترس آدمی ہے تو میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں۔ اس نے کہا: میں تو تیرے رب

کا فرستادہ ہوں اور اس لیے بھیجا گیا ہوں کہ تجھے ایک پاکیزہ لڑکا دوں۔ مریم نے کہا: میرے ہاں کیسے لڑکا ہوگا جبکہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں ہے اور میں کوئی بدکار عورت بھی نہیں ہوں۔ فرشتے نے کہا: ایسا ہی ہوگا۔ تیرا رب فرماتا ہے کہ ایسا کرنا میرے لیے بہت آسان ہے اور ہم یہ اس لیے کریں گے کہ اس لڑکے کو لوگوں کے لیے ایک نشانی بنائیں اور اپنی طرف سے ایک رحمت، اور یہ ایک طے شدہ بات ہے۔ مریم علیہا السلام کو اس بچے کا حمل رہ گیا اور اس حمل کو لیے ہوئے ایک دور کے مقام پر چلی گئی۔ پھر زچگی کی تکلیف نے اسے کھجور کے درخت کے نیچے پہنچا دیا۔ وہ کہنے لگی: کاش میں اس سے پہلے ہی مر جاتی اور میرا نام ونشان نہ رہتا۔ فرشتے نے پائنتی سے اس کو پکار کر کہا: غم نہ کر، تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ رواں کر دیا ہے اور تو ذرا اس درخت کے تنے کو ہلا: تیرے اوپر تر وتازہ کھجوریں ٹپک پڑیں گی پس تو کھا، پی اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر۔ پھر اگر کوئی آدمی تجھے نظر آئے تو اس سے کہہ دے کہ میں نے رحمٰن کے لیے روزے کی نذر مانی ہے، اس لیے آج میں کسی سے نہ بولوں گی۔ پھر وہ اس بچے کو لیے ہوئے اپنی قوم میں آئی۔ لوگ کہنے لگے: اے مریم! یہ تو نے بڑا پاپ کیا ہے۔ اے ہارون کی بہن، نہ تیرا باپ کوئی برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں ہی کوئی بدکار عورت تھی۔ مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا۔ لوگوں نے کہا: ہم اس سے کیا بات کریں جو گہوارے میں پڑا ہوا ایک بچہ ہے۔ بچہ بول اٹھا: میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب دی اور نبی بنایا اور مجھے بابرکت کیا ہے جہاں بھی رہوں اور زندگی بھر کے لیے نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کا حکم دیا اور اپنی والدہ کا حق ادا کرنے والا بنایا اور مجھ کو شقی نہیں بنایا۔ سلام ہے مجھ پر جب کہ میں پیدا ہوا اور جبکہ میں مروں اور جبکہ میں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں۔ یہ ہے عیسیٰ ابن مریم اور یہ ہے اس کے بارے میں وہ سچی بات جس میں لوگ شک کر رہے ہیں۔" (مریم: 12 تا 34)

امام رازیؒ کے بقول حضرت مریم علیہا السلام کو معمول کے مطابق مدت حمل گزارنی نہ پڑی، بلکہ نفخ کے فوری بعد ولادت مسیح عمل میں آ گئی۔

یہاں مناسب ہوگا کہ حضرت مریم علیہا السلام سے متعلق یہودی اور نصرانی تصور کا بھی مختصر سا جائزہ لے لیا جائے۔ سورۃ النساء میں یہود کے گھناؤنے کردار کا ذکر کرتے ہوئے قرآن عزیز نے بتایا ہے کہ انھوں نے دیگر سنگین جرائم کے ارتکاب کے ساتھ ساتھ اس جرم کا بھی ارتکاب کیا کہ حضرت مریم علیہا السلام پر بہتان لگایا۔

"یعنی یہود اپنے کفر میں اتنے بڑھے کہ مریم پر سخت بہتان لگایا۔" جیسا کہ سورۃ مریم میں مذکور ہوا ہے۔ یہود کو ابتدا میں حضرت مریم علیہا السلام پر شبہ گزرا، لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ ولادت کا ثبوت جب ان کے گہوارے میں معجزانہ کلام سے انھیں مل گیا تو ایک محیر العقول عظیم شخصیت کے بارے میں یہودیوں کو کسی قسم کا شک وشبہ باقی نہ رہا۔ چنانچہ انھوں نے نہ تو عفیفہ مریم علیہا السلام پر تیس برس کے عرصے میں تہمت لگائی اور نہ ہی عیسیٰ علیہ السلام کو کبھی ناجائز ولادت کا طعن کیا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر تیس برس ہو گئی اور انھوں نے نبوت کے کام کی ابتدا کی اور اخلاقی بنیادوں پر مبنی تعلیم پیش کی تو یہود جو مسیح منتظر سے عسکری توقعات وابستہ کیے ہوئے تھے، ان کے مخالف ہو گئے، اور انھوں نے نہ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر زبان طعن دراز کی بلکہ ان کی پاکباز والدہ پر بہتان عظیم کے مرتکب ہوئے۔ اس وقت سے یہودی لٹریچر میں حضرت مریم علیہا السلام سے عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ ولادت کا انکار کیا جاتا ہے، نیز اس امر کو بھی ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کو کوئی اعلیٰ روحانی مقام حاصل نہ تھا، بلکہ وہ بھی موروثی گناہ کے داغ سے بچ نہ سکی تھیں۔

جہاں تک نصرانیوں کا تعلق ہے وہ حضرت مریم علیہا السلام کا غلو کی حد تک احترام کرتے ہیں۔ ان کے آرٹ، میوزک اور ادب میں حضرت مریم علیہا السلام کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ عیسائیوں کے ہاں مریم Mary کی شخصیت تدریجاً ارتقا پذیر ہوئی ہے جس کا اندازہ ان القابات سے لگایا جا سکتا ہے جو وقتاً فوقتاً انھیں دیے جاتے رہے ہیں، مثلاً کنواری ماں (Virgin Mother)، حوا ثانی (Second Eve)، مادر خداوند (Mother of God)، عذرا (Ever Virgin) وغیرہ (تفصیل کے لیے دیکھیے: "The New Encyclopaedia Britannica" شکاگو 1974، 6:662)

اس بارے میں ایک خاص بات یہ قابل ذکر ہے کہ خود اناجیل میں حضرت مریم علیہا السلام کے بارے میں یہ ادب واحترام مفقود نظر آتا ہے۔

قرآن حکیم جو خدا کا محفوظ اور ابدی کلام ہے اور جس کی روش وقتی وسیاسی مصلحتوں سے بالاتر ہے، یہود کی روش اور نصاریٰ کے موقف کی واضح تردید کرتا ہے۔ یہود اور نصاریٰ نوں کے مقامات لغزش کی نشاندہی بھی کرتا ہے، اس میں حضرت مریم علیہا السلام کو ایک ہ، زاہدہ، عفیفہ، عابدہ، سیدہ نساء العالمین، فرشتوں سے مکالمہ کرنے والی اور رب کریم سے

مناجات کرنے والی اعلیٰ روحانی شخصیت کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے (دیکھیے آل عمران: 36، 37، 42، 45) سورۂ مائدہ میں انھیں صدیقہ کہا گیا ہے۔ سورۃ الانبیا میں حضرت مریم علیہا السلام کا تابناک کردار ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے: یعنی وہ خاتون جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تھی، ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور اسے اور اس کے بیٹے کو دنیا بھر کے لیے نشانی بنا دیا۔ (الانبیاء: 91)

سورۃ التحریم کی ایک جامع اور بلیغ آیت میں حضرت مریم علیہا السلام کا کردار ایک عظیم روحانی شخصیت کی صفات حسنہ سے آراستہ و مزین پیش کیا گیا ہے: یعنی (اور اللہ تعالیٰ) عمران کی بیٹی مریم علیہا السلام کی مثال دیتا ہے جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تھی، پھر ہم نے اس میں اپنی طرف سے روح پھونک دی اور اس نے اپنے رب کے ارشادات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ اطاعت گزار لوگوں میں سے تھی۔ (التحریم: 12)

(ماخوذ از اردو دائرہ معارف اسلامیہ)

بقول جناب احمد دیدات "قرآن مجید کا پورا ایک باب سورۃ مریم حضرت مسیح علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی مریم علیہا السلام کے نام سے منسوب ہے۔ ایسا بلند پایہ مقام بی بی مریم علیہا السلام کو بائبل میں بھی حاصل نہیں ہے۔ رومن کیتھولک کی 73 اور پروٹسٹنٹ کی 66 کتابوں میں سے ایک کتاب بھی ایسی نہیں جس کا نام بی بی مریم علیہا السلام یا ان کے بیٹے حضرت یسوع علیہ السلام کے نام سے منسوب ہو۔ آپ کو بائبل میں متی، مرقس، لوقا، یوحنا، پطرس، پولوس اور ایسے ہی بیسیوں گمنام ناموں سے منسوب کتابیں تو ملیں گی۔ لیکن کوئی ایک واحد کتاب بھی ایسی نہیں جس کا نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا ان کی والدہ بی بی مریم علیہا السلام کے نام سے منسوب ہو۔"

حضرت مریم علیہا السلام ولیہ اور صدیقہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں ایمانی جمال اور علمی و عملی کمال عطا فرمایا تھا۔ نبی کریم ﷺ کی صحیح حدیث ہے کہ "مرد تو بہت سارے کامل ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں صرف فرعون کی بیوی آسیہ اور عمران کی بیٹی مریم صاحب کمال ہوئی ہیں اور تمام عورتوں پر عائشہ کو وہی فضیلت حاصل ہے جو ثرید کو سارے کھانوں پر حاصل ہے۔"

حضرت مریم علیہا السلام کو بہت ساری وہبی خصوصیات کی بنا پر اپنے زمانے کی عورتوں پر فضیلت حاصل تھی۔ جو لوگ اللہ کے زیادہ قریب ہوتے ہیں وہ اتنے ہی زیادہ تابع

فرمان اور عبادت گزار ہوتے ہیں۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام نماز میں اتنا طویل قیام فرماتی تھیں کہ ان کے قدموں میں ورم آ جاتا تھا۔

قارئین کرام! آپ نے قرآن وحدیث کی روشنی میں حضرت مریم علیہا السلام کی شان اور عظمت ملاحظہ فرمائی کہ وہ کس قدر اعلیٰ خوبیوں اور روشن سیرت سے آراستہ تھیں۔ مگر آنجہانی مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں اس عظیم روحانی شخصیت کا ذکر جس بازاری زبان میں کیا، اسے پڑھ کر ہر مسلمان کا دل خون کے آنسو روتا ہے۔ آیئے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے حضرت مریم علیہا السلام کے بارے میں کیا ہرزہ سرائی کی؟

حضرت مریم علیہا السلام کی صدیقیت ؟؟؟

(236) ”مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا: ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی اللہ تعالیٰ نے صدیقہ کے لفظ سے تعریف فرمائی ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس جگہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت توڑنے کے لیے ماں کا ذکر کیا ہے اور صدیقہ کا لفظ اس جگہ اس طرح آیا ہے، جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں "بھرجائی کا پیے سلام آکھناں واں!" جس سے مقصود کا نا ثابت کرنا ہوتا ہے نہ کہ سلام کہنا۔ اسی طرح اس آیت میں اصل مقصود حضرت مسیح کی والدہ ثابت کرنا ہے جو منافی الوہیت ہے نہ کہ مریم کی صدیقیت کا اظہار۔“

(سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 230 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 808 پر)

View Proof

حضرت مریم کی اولاد؟

(237) ”یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔“

(کشتی نوح صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18 (حاشیہ) از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 809 پر)

View Proof

حضرت مریم علیہا السلام کا دوسرا نکاح؟

(238) ''اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا، پھر بزرگانِ قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔''

(کشتی نوح صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 810 پر)

View Proof

حضرت مریم صدیقہؑ کا اپنے منسوب سے نکاح سے پہلے تعلق

(239) ''پانچواں قرینہ ان کے وہ رسوم ہیں جو یہودیوں سے بہت ملتے ہیں۔ مثلاً ان کے بعض قبائل ناطہ اور نکاح میں کچھ چنداں فرق نہیں سمجھتے اور عورتیں اپنے منسوب سے بلاتکلف ملتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں۔ حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے مگر خوانین سرحدی کے بعض قبائل میں یہ مماثلت عورتوں کی اپنے منسوبوں سے حد سے زیادہ ہوتی ہے حتیٰ کہ بعض اوقات نکاح سے پہلے حمل بھی ہو جاتا ہے جس کو برا نہیں مانتے بلکہ ہنسی ٹھٹھے میں بات کو ٹال دیتے ہیں کیونکہ یہود کی طرح یہ لوگ ناطہ کو ایک قسم کا نکاح ہی جانتے ہیں جس میں پہلے مہر بھی مقرر ہو جاتا ہے۔''

(ایام الصلح صفحہ 74 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 300 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 811 پر)

View Proof

نکاح سے دو ماہ بعد (نعوذ باللہ)

(240) ''مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا تا وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو۔ اور تمام عمر خاوند نہ کرے لیکن جب چھ سات مہینے کا حمل نمایاں ہو گیا۔ تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ

کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا۔ وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔"
(چشمہ مسیحی صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 355، 356 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 812، 813 پر)

View Proof

قارئین کرام: مرزا قادیانی نے حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کی پاکباز شخصیت پر جو بہتان تراشی کی ہے، وہ سراسر جھوٹ ہے۔ جھوٹ کے بارے مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

کنجر اور ولد الزنا بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں

(241) "وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں، وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔"
(تحفۂ حق صفحہ 60 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 386 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 814 پر)

View Proof

جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے

(242) "جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔"
(حقیقۃ الوحی صفحہ 206 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 215 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 815 پر)

View Proof

اہم نکات

مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے ثابت ہوا:

1- مرزا قادیانی کنجر اور ولد الزنا سے بھی بدتر ہے کیونکہ (بقول مرزا قادیانی) ایسے لوگ جھوٹ بولنے سے شرماتے ہیں۔
2- مرزا قادیانی نے جھوٹ بول کر گوہ کھایا۔

آپ کے سر پر ندری کا کلاہ تھا۔ اور گورداسپور کے مقدمہ میں زری دار لنگی تھی۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت خلیفہ اول کا دوہرا شملہ خود پیر صاحب کی ہمشیرہ سے بُنا تھا۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ عام طور پر حضرت صاحب کے سر پر سفید ململ کی پگڑی ہوتی تھی جس کے اندر نرم رومی ٹوپی ہوا کرتی تھی۔

۸۰۱ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی اللہ تعالیٰ نے صدیقہ کے لفظ سے تعریف فرمائی ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس جگہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت توڑنے کے لئے ماں کا ذکر کیا ہے اور صدیقہ کا لفظ اس جگہ اس طرح آیا ہے۔ جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں۔ بھرجائی کانیے سلام آکھناں واں۔ جس سے مقصود کانا ثابت کرنا ہوتا ہے نہ کہ سلام کہنا۔ اسی طرح اس آیت میں اصل مقصود حضرت مسیح کی والدہ ثابت کرنا ہے جو منافی الوہیت ہے نہ کہ مریم کی صدیقیت کا اظہار۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ پنجابی کا معروف محاورہ "بھابی کانیے سلام" ہے اس لئے شاید مولوی صاحب کو الفاظ کے متعلق کچھ سہو ہو گیا ہے۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب کا یہ منشا نہیں تھا کہ نعوذ باللہ حضرت مریم صدیقہ نہیں تھیں بلکہ غرض یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی والدہ کے ذکر سے خدا تعالیٰ کی اصل غرض یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کو انسان ثابت کرے۔

۸۰۲ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ ایام جلسہ میں نماز جمعہ کے لئے مسجد اقصیٰ میں تمام لوگ سما نہ سکتے تھے۔ تو کچھ لوگ جن میں خواجہ کمال الدین صاحب بھی تھے۔ ان کوٹھوں پر (جو اب مسجد میں شامل ہو گئے ہیں اور پہلے ہندوؤں کے گھر تھے) نماز ادا کرنے کے لئے چڑھ گئے۔ اس پر ایک ہندو مالک مکان نے گالیاں دینا شروع کر دیں کہ تم لوگ یہاں شہد پا کمانے کے لئے آتے ہو اور میرا مکان گرانے لگے ہو۔ غرضیکہ کافی عرصہ تک بدزبانی کرتا رہا۔ نماز سے سلام پھیرتے ہی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ سب دوست مسجد میں آجائیں۔ چنانچہ دوست آ گئے اور بعد جمع صلوتین حضور

سیرت المہدی جلد سوئم صفحہ 220 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 289 پر درج

Back

۲۵ تو گویا کفر مفت پر ملاتے۔ خدا تو تمہیں یہ ترغیب دیتا ہے کہ تم اس رسول کی کامل پیروی کی برکت سے تمام رسولوں کے متفرق کمالات اپنے اندر جمع کر سکتے ہو۔ اور تم صرف ایک نبی کے کمالات حاصل کرنا کفر جانتے ہو۔

غرض آپ پر لازم ہے کہ اس راہ کی طرف توجہ کریں کیونکہ ایک سچا مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے شناخت ہو سکتا ہے بس یہی راہ ہے کہ وہی سچا مذہب ہے جس کے ذریعہ سے خدا کا پتہ لگتا ہے۔ دوسرے مذاہب میں صرف قصوں کی کوششیں پیش کی جاتی ہیں۔ گویا قصوں کا خدا ہے جو ان نے ان کا پتہ دیا مگر اسلام میں خود خدا تعالیٰ ہر ایک زمانہ میں اَنَا الْمَوْجُوْدُ کی آواز سے اپنی ہستی کا پتہ دیتا ہے۔ جیسا کہ اس زمانہ میں بھی وہ مجھ پر ظاہر ہوا۔ پس اس رسول پر ہزاروں سلام اور برکات جس کے ذریعہ ہم نے خدا کو شناخت کیا۔

بالآخر میں دوبارہ افسوس سے لکھتا ہوں کہ آپ کا یہ قول کہ حضرت مریم کا اُخت ہارون ہونا آپ پر بد اثر ڈالتا ہے میری نگاہ میں آپ کی بہت نامعقولیت ظاہر کرتا ہے۔ اس بے ہودہ
۲۶ اعتراض پر پہلے ہم نے بھی بہت کچھ لکھا ہے۔ مگر استعارہ کے رنگ میں یا اور بنا پر خدا تعالیٰ نے مریم کو ہارون کی ہمشیرہ ٹھہرایا ہے تو آپ کو اس سے کیوں تعجب ہوا۔ جبکہ قرآن شریف یہ خود بار بار بیان کر چکا ہے کہ ہارون بن حضرت موسیٰ کے وقت میں تھا اور یہ مریم حضرت عیسیٰ کی والدہ تھی جو چودہ سو برس بعد ہارون کے پیدا ہوئی۔ تو کیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان واقعات سے بے خبر ہے اور نعوذ باللہ اس نے مریم کو ہارون کی ہمشیرہ ٹھہرانے میں غلطی کی ہے کس وجہ کے خبیث طبع یہ لوگ ہیں کہ بیہودہ اعتراضات کر کے خوش ہوتے ہیں۔ اور ممکن ہے کہ مریم کا کوئی بھائی ہو جس کا نام ہارون ہو۔ عدم علم سے عدم شے تو لازم نہیں آتا۔ مگر یہ لوگ اپنے گریبان میں منہ نہیں ڈالتے اور نہیں دیکھتے کہ انجیل کس قدر اعتراضات کا نشانہ ہے۔ دیکھو یہ کس قدر اعتراض ہے کہ مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا تاکہ وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو۔ اور تمام عمر خاوند نہ کرے لیکن جب چھ سات مہینے کا حمل نمایاں ہو گیا۔ تب حمل کی حالت میں ہی

چشمہ مسیحی صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 355-356 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 291,290 پر درج ہے

Back

حوالہ نمبر 239

یہ لوگ عادات میں یہودی ہی ہیں۔ اور برنیئر صاحب اپنی کتاب وقائع عالمگیر میں یہ بھی ثابت کرتے ہیں

ملک کے ایک شہر قریب کشمیر کے بھی جو عرب میں ہے جہاں یہودی رہتے تھے دکھا تھا۔
تیسرا قرینہ یہ ہے کہ کشمیریوں کی شکلیں بھی اسرائیلیوں سے بہت ملتی ہیں۔ گو ایک جماعت یہودیوں کی
ایک مختلف کی ماہیت کے ساتھ کا کوئی جاتے ہیں تو ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ ان کا منہ اور ان کا اونچا ناک اور چہرہ
بالکل یہود سے ایسا معلوم ہوگا کہ گویا وہی اول کے لوگ ہیں یہ ایک ہی خاندان کے ہیں۔
چوتھا قرینہ کشمیریوں کی پوشاک بھی ہے۔ عورتوں کے لمبے کرتہ اور تنبے اور لمبا دوپٹہ اور بیلے
اسرائیلیوں کا ہے جس کا انجیل میں بھی ذکر ہے۔
پانچواں قرینہ یہ ہے کہ وہ رسوم ہیں جو یہودیوں سے بہت ملتی ہیں۔ مثلاً ان کے بعض قبائل ناطہ اور
نکاح میں کچھ چنداں فرق نہیں سمجھتے اور عورتیں اپنے منسوب سے بے تکلف ملتی بلکہ اختلاط بھی کرتی ہیں۔ حضرت
مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اسی اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے۔ مگر
خوانین سرحدی کے بعض قبائل میں یہ مماثلت عورتوں کی اپنے منسوبوں سے حد سے زیادہ ہوتی ہے۔ یہاں تک
بعض اوقات نکاح سے پہلے حمل بھی ہو جاتا ہے جس کو برا نہیں مانتے بلکہ ہنسی ٹھٹھے میں بات کو ٹال دیتے ہیں
کیونکہ یہودیوں کی طرح یہ لوگ ناطہ کو ایک قسم کا نکاح ہی جانتے ہیں جس میں پہلے مہر کا بھی تقرر ہو جاتا ہے۔
چھٹا قرینہ افغانوں کے بنی اسرائیل ہونے پر یہ ہے کہ افغانوں کا یہ بیان کہ قیس ان کا مورث اعلیٰ ہے ان کے
بنی اسرائیل ہونے کی ایک دلیل ہے۔ کیونکہ یہودیوں کی کتب مقدسہ میں سے جو کتاب پہلی تواریخ کے نام سے موسوم ہے
اس کے باب ۹ آیت ۳۹ میں قیس کا ذکر ہے۔ اور وہ بنی اسرائیل میں سے تھا۔ اس سے یہ بھی پتہ ملتا ہے کہ یہ قوم
اسی قیس کی اولاد میں سے کوئی دوسرا قیس ہوگا۔ جو شاید ان میں سے کوئی مسلمان ہونے والے کا کوئی اسلامی نام
ہوگا اور وہ اسی قیس کی اولاد میں سے ہوگا اور پھر بباعث غلط ملط ان کا نام بھی قیس سمجھا گیا ہو اور
ایک اسرائیلی قوم کے لئے دوسرے قیس کا لفظ نکلنا جو کتب یہود سے بالکل بے خبر تھی اور کسی کا کچھ علم نہ تھا۔ یقینی
طور پر سمجھا جاتا ہے کہ یہ قیس کا لفظ انہوں نے اپنے بزرگوں سے سنا اور ان کا مورث اعلیٰ ہے پہلی تواریخ
آیت ۳۹ کی یہ عبارت ہے۔ اور نیر سے قیس پیدا ہوا اور قیس سے ساؤل پیدا ہوا اور ساؤل سے یونتن۔
ساتواں قرینہ اخلاقی حالتیں ہیں۔ جیسا کہ یہودی افغانوں کی ... اور ... خود غرضی اور
گردن کشی اور کج طبعی اور کج روی اور دوسرے جذبات نفسانی اور وحشی خیالات اور جاہل اور بے تمیز ہونا
مشاہدہ ہو رہا ہے۔ یہ تمام صفات وہی ہیں جو توریت اور دوسرے صحیفوں میں اسرائیلی قوم کی لکھی گئی ہیں
اور اگر قرآن شریف کو کھول کر سورۃ بقرہ سے بنی اسرائیل کی صفات اور عادات اور اخلاق اور اعمال پڑھنا شروع
کرو تو یہی معلوم ہوگا کہ گویا اس سورۃ میں افغانوں کی اخلاقی حالتیں بیان ہو رہی ہیں۔ اور یہ رائے یہاں تک
صاف ہے کہ اکثر انگریزوں نے بھی یہی خیال کیا ہے۔ برنیئر نے جہاں یہ لکھا ہے کہ کشمیر کے مسلمان کشمیری یہ
اصل میں بنی اسرائیل ہیں۔ وہاں بعض انگریزوں کے یہی حوالہ دیا ہے۔ اور ان تمام لوگوں کو جو کہ افغانوں میں سے
شمار ہوتے ہیں جو کشمیر ... ہیں کہ اب اس زمانہ میں ... ہے کہ وہ حقیقت سچے مسلمان ہوگئے

ایام الصلح صفحہ 74 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 300 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 290 پر درج ہے

Back

شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں☆ کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں۔ اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔

اس سب باتوں کے بعد پھر میں کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو۔ دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے اور قمار بازی سے۔ بدنظری سے

☆حاشیہ:۔ یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔ چار بھائیوں کے نام یہ ہیں۔ یہودا۔ یعقوب۔ شمعون۔ یوزس اور دو بہنوں کے نام تھے آسیا اور لیدیا۔ دیکھو کتاب اپاسٹالک ریکارڈز مصنفہ پادری جان ایلن گائلز مطبوعہ لنڈن ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۵۹ و ۱۶۶

یہ حوالہ صفحہ 290 پر درج ہے	کشتی نوح صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18 از مرزا قادیانی

Back

وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں* کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں۔ اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔

ان سب باتوں کے بعد پھر میں کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو۔ دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے اور قمار بازی سے۔ بدنظری سے

*حاشیہ۔ یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔ چار بھائیوں کے یہ نام ہیں۔ یہودا۔ یعقوب۔ شمعون۔ یوزس۔ اور دو بہنوں کے نام یہ تھے آسیا۔ لیدیا۔ دیکھو کتاب اپاسٹالک ریکارڈس مصنفہ پادری جان ایلن جائلز مطبوعہ لنڈن سنہ ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۵۹ و ۱۶۶۔ منہ

کشتی نوح صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18 (حاشیہ) از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 289 پہ درج ہے

Back

قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا۔ وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔ اب اعتراض یہ ہے کہ اگر درحقیقت معجزہ کے طور پر یہ حمل تھا تو کیوں وضع حمل تک صبر نہیں کیا گیا۔ دوسرا اعتراض یہ ہے کہ عہد تو یہ تھا کہ مریم مدت العمر ہیکل کی خدمت میں رہے گی پھر کیوں یہ عہد شکنی کر کے اس کو خدمت بیت المقدس سے الگ کر کے یوسف نجار کی بیوی بنایا گیا؟ تیسرا اعتراض یہ ہے کہ توریت کی رو سے بالکل حرام اور ناجائز تھا کہ حمل کی حالت میں کسی عورت کا نکاح کیا جائے۔ پھر کیوں خلاف حکم توریت مریم کا نکاح عین حمل کی حالت میں یوسف سے کیا گیا۔ اور یوسف اس نکاح سے ناراض تھا اور اس کی پہلی بیوی موجود تھی۔ اور وہ لوگ جو تعدد ازدواج کے منکر ہیں شاید ان کو یوسف کے اس نکاح کی اطلاع نہیں۔ غرض اس جگہ ایک معترض کا حق ہے کہ وہ یہ گمان کرے کہ اس نکاح کی یہی وجہ تھی کہ قوم کے بزرگوں کو مریم کی نسبت ناجائز حمل کا شبہ پیدا ہو گیا تھا۔ گو ہم قرآن شریف کی تعلیم کی رو سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ حمل محض خدا کی قدرت سے تھا تا خدا تعالیٰ یہودیوں کو قیامت کا نشان دے اور جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزارہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسیٰ کی
ص۲۸ اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ بہرحال حضرت مریم کا نکاح محض شبہ کی وجہ سے ہوا تھا۔ ورنہ جو عورت بیت المقدس کی خدمت کرنے کے لئے نذر ہو چکی تھی اس کے نکاح کی کیا ضرورت تھی۔ افسوس! اس نکاح سے بڑے فتنے پیدا ہوئے اور یہود نابکار نے ناجائز تعلق کے شبہات شائع کئے۔ پس اگر کوئی اعتراض قابل حل ہے تو یہ اعتراض ہے نہ کہ مریم کا ہارون بھائی قرار دینا کچھ اعتراض ہے۔ قرآن شریف میں تو یہ بھی ذکر نہیں کہ ہارون نبی کی مریم ہمشیرہ تھی صرف ہارون کا نام ہے نبی کا لفظ وہاں موجود نہیں۔ اصل بات یہ ہے

چشمہ مسیحی صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 355، 356 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 290، 291 پر درج ہے

Back

عجیب قدرت دکھلاتا ہے کہ جب الہامی مذکور بحالت زار نزار گھر واپس آیا تو اثر الہام
برعکس پایا یعنے لڑکے کے آثار صحت دیکھے غرض کہ مونہہ منحوس سے بیکر نکلتا ہی تھا
کہ دم بدم لڑکے کو آرام ہونے لگا۔ جب لوگوں نے مجیب الدعوات صاحب ر یہ دیکھ
لفظ بندو کی لیاقت کا ہے اکی ہنسی اڑائی تو جواب دیا کہ الہام غلط نہیں ہو سکتا۔
دایم یہ بچہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ تمام جتا قصہ پر افترا آریہ کا۔

اب دیکھنا چاہیئے کہ وہ کنجر و ولد الزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے
شرماتے ہیں مگر اس آریہ میں اس قدر بھی شرم باقی نہ رہی۔ جس قوم میں اس جنس کے
شریف و امین لوگ ہیں وہ کیا کچھ ترقیاں نہیں کریں گے۔ اب اس نیک ذات آریہ پر
فرض ہے کہ ایک جلسہ کرا کر ہمارے روبرو اس بہتان کی تصدیق کرا دے تا اصل راوی
کو حلف سے پوچھا جائے اور اس بے اصل بہتان کے لئے نہ صرف ہم اس راوی کو حلف
دیں گے بلکہ آپ بھی حلف اٹھائیں گے فریقین کے حلف کا یہ مضمون ہوگا کہ اگر
ہم سچ سچ اپنے حافظہ کی پوری یادداشت سے بلا ذرہ کم و بیش یہ سفر بیان نہیں کیا تو
اے خدائے قادر مطلق اور اے پرمیشر سرب شکتی مان ایک سال تک اپنے قہر عظیم سے
ایسی میری بیخ کنی کر اور ایسا ہیبت ناک عذاب نازل فرما کہ دیکھنے والوں کو عبرت ہو
اور پھر اگر ایک سال تک آسمانی عذاب سے اصل راوی محفوظ رہا تو ہم اپنے جھوٹا ہونے کا خود اشتہار
دیدیں گے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ایسے بہتان صریح کو بے فیصلہ نہیں چھوڑے
گا۔ یہ تو ہمارے لئے اور ایک ملہم من اللہ کے لئے ممکن بلکہ کثیر الوقوع ہے جو کوئی
خواب یا الہام مشتبہ طور پر معلوم ہو جس کی احتمالی طور پر کئی معنے کئے جائیں مگر یہ افترا
کہ قطعی طور پر یہی الہام ہو گیا کہ دین محمد جان محمد کا لڑکا اب مرے گا اس کی قبر کھودو

Back

نور حق صفحہ 60 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 386 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 291 پہ درج ہے

معلوم نہیں کہ کہاں تک خدا تعالیٰ کے علم میں میرے ایام دعوت کا سلسلہ ہے اسلئے یہ لوگ باوجود مولوی کہلانے کے یہ کہتے ہیں کہ ایک خدا پر افترا کرنے والا اور جھوٹا ملہم بننے والا اپنے ابتدائے افترا سے تیس سال تک بھی زندہ رہ سکتا ہے اور خدا اُس کی نصرت اور تائید کر سکتا ہے اور اسکی کوئی نظیر پیش نہیں کرتے۔ اے بیباک لوگو! جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔ جو کچھ خدا نے اپنے لطف وکرم سے میرے ساتھ معاملہ کیا یہاں تک کہ اس مدت دراز٭ میں ہر ایک دن میرے لئے ترقی کا دن تھا۔ اور ہر ایک مقدمہ جو میرے تباہ کرنے کے لئے اُٹھایا گیا خدا نے دشمنوں کو رسوا کیا اگر اس مدت اور اُس تائید اور نصرت کی تمہارے پاس کوئی نظیر ہے تو پیش کرو۔ ورنہ بموجب آیت لو تقوّل علینا یہ نشان بھی ثابت ہو گیا اور تم کس کے پیچھے جاؤ گے۔

۱۹۔ انیسواں نشان یہ ہے کہ خواجہ غلام فرید صاحب نے جو نواب بہاولپور کے پیر تھے میری تصدیق کیلئے ایک خواب دیکھا جس کی بنا پر میری محبت خدا تعالیٰ نے اُنکے دل میں ڈالدی اور اسی بنا پر کتاب اشارات فریدی میں جو خواجہ صاحب موصوف کے ملفوظات ہیں جا بجا خواجہ صاحب ص۲۰۵ موصوف میری تصدیق فرماتے ہیں۔ اہل فقر کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ ظاہری جھگڑوں میں بہت کم پڑتے ہیں اور جو کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے اُنکو بذریعہ خواب یا کشف یا الہام پتہ ملتا ہے اسپر ایمان لاتے ہیں۔ پس چونکہ خواجہ غلام فرید صاحب پیر صاحب العلم کی طرح ایک باطن تھے اسلئے خدا نے اُن پر میری سچائی کی حقیقت کھولدی اور کئی مولوی جیسے مولوی غلام دستگیر خواجہ صاحب کو میرا مکذب بنانے کیلئے آپکے گاؤں میں پہنچے جیسا کہ کتاب اشارات فریدی میں خواجہ صاحب نے خود یہ حالات بیان کئے ہیں اور بعض غزنویوں کا بھی خواجہ صاحب موصوف کے پاس خط پہنچا مگر آپ نے

٭ یہ یاد رہے کہ اگر میرے زمانہ الہام کو اس تاریخ سے لیا جائے جب اوّل حصہ براہین احمدیہ کا لکھا گیا تھا تب تو اس سال سے میرے الہام کے زمانہ کو ستائیس۲۷ سال کے قریب ہوتے ہیں اور جب براہین احمدیہ کے چہارم حصہ سے شمار کیا جائے تو تب پچیس۲۵ سال گذر گئے ہیں اور تب وہ زمانہ لیا جائے کہ جب پہلے الہام شروع ہوا تھا تب تیس۳۰ سال ہوتے ہیں۔ منہ

Back

حقیقۃ الوحی صفحہ 206 سے جدید روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 215 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 291 پر درج ہے